جو شخص نماز میں نہ ہو آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہوگیا تو سجدہ کا حکم؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بہار شریعت میں یہ مسئلہ مذکور ہے:

"مسئلہ ۱۰: جو شخص نماز میں نہ تھا آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہوگیا تو سجدہ ساقط ہوگیا۔ (درمختار)۔" (بہار شریعت، ج01، ص729، مکتبۃ المدینۃ کراچی) اس مسئلے کی حکمت سمجھ نہیں آرہی، برائے کرم اس حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

درست مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہوجائے، تو فقط جماعت میں شمولیت کی وجہ سے سجدہ تلاوت ساقط نہیں ہوگا بلکہ اسے نماز سے فارغ ہو کر سجدہ تلاوت کرنا ہوگا، کیونکہ جب آیت سجدہ پڑھی تو سجدے کے وجوب کا سبب پایا گیا، اور اس کو ساقط کرنے والی کوئی چیز موجود نہیں، لہذا سجدہ تلاوت لازم رہے گا۔

درمختار میں ہے:

"(یجب) بسبب (تلاوۃ بشرط سماعھا) والسماع شرط فی حق غیر التالی (او) بشرط (الائتمام بمن تلاھا)"

آیت سجدہ کی تلاوت سے سجدہ تلاوت واجب ہوجاتا ہے، بشرطیکہ سنے اور یہ سننا تلاوت کرنے والے کے علاوہ کے لئے شرط ہے، یا پھر جس نے آیت سجدہ تلاوت کی اس کی اقتداء کی صورت میں بھی سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے۔ (در مختار مع ردالمحتار، ج02، ص696، مطبوعہ پشاور)

جہاں تک تعلق سوال میں مذکورہ جزئیے کا ہے، تو اس کی طرف چلنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین رہے کہ بہارِ شریعت مصحح، منقح اور مفتی بہ مسائل پر مشتمل ایک انتہائی شاندار کتاب ہے، جس کے مصنف صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ جیسے عظیم فقیہ ہیں کہ جن کی فقاہت کی شہادت خود سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے دی ہے، ان سب کے باوجود بہار شریعت کے چند ایک مقامات پر کاتبین سے کتابت کی غلطی ہوئی ہے جیسے ہمارے بہت سے جید مفتیانِ کرام ذکر کرتے آئے ہیں، اور مذکورہ مقام بھی انہی میں سے معلوم ہوتا ہے، کیونکہ بہار شریعت میں یہ مسئلہ در

مختار کے حوالے سے بیان ہوا ہے اور در مختار میں اس طرح کا کوئی جزئیہ نہیں جس میں یہ ذکر ہو کہ آیت سجدہ تلاوت کر کے جماعت میں شامل ہونے سے مطلقا سجدہ تلاوت ساقط ہو جاتا ہے۔

ہاں در مختار میں یہ مسئلہ مقتدی سے آیت سجدہ سن کر اسی جماعت میں شامل ہونے والے کے متعلق بیان ہوا ہے، جس کی تفصیل سمجھنے کے لئے یہ دو مسائل ذہن نشین رکھیں:

(۱) ایک یہ کہ اگر مقتدی آیت سجدہ تلاوت کرے تو اس جماعت میں شریک کسی فرد پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا، اسی طرح خود تلاوت کرنے والے مقتدی پر بھی نہیں ہوگا، نہ نماز میں اور نہ ہی نماز کے بعد۔

(۲) دوسرا مسئلہ یہ کہ اگر جماعت سے خارج کسی شخص نے مقتدی سے آیت سجدہ سنی، تو اس پر سجدہ تلاوت واجب ہو جائے گا، بشرطیکہ وہ بعد میں اسی جماعت میں شامل نہ ہو جائے، اور اگر وہ جماعت میں شامل ہو جاتا ہے تو دیگر مقتدیوں کی تبعیت میں اس سے بھی سجدہ تلاوت ساقط ہو جائے گا۔

سیاق و سباق اور قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہار شریعت میں یہی مسئلہ لکھا جانا تھا لیکن کاتب نے غلطی سے "(مقتدی سے) آیت سجدہ سن کر نماز میں شامل ہو گیا" کی بجائے "آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہو گیا" لکھ دیا۔

(۱) اس پر پہلا قرینہ تو وہی ہے کہ در مختار کا حوالہ ہے لیکن اس کے کسی مقام میں یہ جزئیہ موجود نہیں۔

(۲) دوسرا قرینہ بہار شریعت کی ترتیب ہے کہ بہار شریعت میں اس مقام کے مسائل در مختار کی ترتیب کے مطابق بیان ہوئے ہیں، پہلا مسئلہ مقتدی کے آیت سجدہ تلاوت کرنے کے متعلق بیان ہوا، اس کے بعد آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہونے کا مسئلہ ذکر کیا گیا اور پھر رکوع وغیرہ میں آیت سجدہ پڑھنے کا مسئلہ مذکور ہے، لیکن جب ہم در مختار کو دیکھتے ہیں تو اس میں پہلا اور تیسرا مسئلہ تو وہی ہے، لیکن درمیان والا مسئلہ آیت سجدہ تلاوت کرنے والے کی بجائے مقتدی سے آیت سجدہ سننے والے کے متعلق ہے۔

دونوں کتب کی ترتیب ملاحظہ ہو:

بہار شریعت کی ترتیب یہ ہے: "مسئلہ ۸: مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو نہ خود اس پر سجدہ واجب ہے نہ امام پر نہ اور مقتدیوں پر نہ نماز میں نہ بعد میں، البتہ اگر دوسرے نمازی نے کہ اس کے ساتھ نماز میں شریک نہ تھا آیت سُنی خواہ وہ منفرد ہو یا دوسرے امام کا مقتدی یا دوسرا امام ان پر بعد نماز سجدہ واجب ہے۔ یوہیں اس پر واجب ہے جو نماز میں نہ ہو۔

(عالمگیری، در مختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ : جو شخص نماز میں نہیں اور آیت سجدہ پڑھی اور نمازی نے سُنی تو بعد نماز سجدہ کرے نماز میں نہ کرے اور نماز ہی میں کرلیا تو کافی نہ ہوگا، بعد نماز پھر کرنا ہوگا مگر نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر تلاوت کرنے والے کے ساتھ سجدہ کیا اور اتباع کا قصد بھی کیا تو نماز جاتی رہی۔ (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ : جو شخص نماز میں نہ تھا آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہوگیا تو سجدہ ساقط ہوگیا۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۱ : رکوع یا سجود میں آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ واجب ہوگیا اور اسی رکوع یا سجود سے ادا بھی ہوگیا اور تشہد میں پڑھی تو سجدہ واجب ہوگیا لہٰذا سجدہ کرے۔ (ردالمحتار)" (بہار شریعت، ک 01، ص 729، مکتبۃ المدینہ کراچی)

درمختار کی ترتیب ملاحظہ ہو :

درمختار مع ردالمحتار میں ہے،

وعبارة الدر بين القوسين "(ولو تلاها المؤتم لم يسجد المصلي أصلا لا في الصلاة ولا بعدها بخلاف الخارج لأن الحجر ثبت لمعينين فلا يعدوهم، حتى لو دخل) أي الخارج معهم أي في صلاتهم سقطت السجدة عنه تبعا لهم وظاهره سقوطها عنه ولو دخل في ركعة أخرى غير ركعة التلاوة (معهم سقطت، ولا تجب على من تلا في ركوعه أو سجوده، أو تشهده للحجر فيها عن القراءة) قال المرغيناني: وعندي أنها تجب وتتأدى فيه بحر عن الزيلعي۔ أقول: لا يخفى أن القول بوجوبها عليه أظهر۔۔۔ فينبغي ترجيح الوجوب عليه ولعل ذلك وجه اختيار الإمام المرغيناني، ثم رأيت في حاشية المدني نقل عن شيخه ميرغني في حاشية الزيلعي أنه رجح كلام المرغيناني بما ذكرنا ولله الحمد"

خلاصہ اوپر بیان ہوچکا۔ (درمختار مع ردالمحتار ملتقطاً، ص 105-106، دار الفکر)

واضح رہے کہ مذکورہ عبارت میں "دخل الخارج" میں خارج سے مراد آیت سجدہ پڑھنے والا نہیں بلکہ مقتدی سے آیت سجدہ سننے والا ہے، چنانچہ طوالع الانوار میں ہے :

"بخلاف الخارج ای عن جماعة المقتدى التالى منهم فيشمل ما ذكرنا والخارج الذى لا يصلى اصلا انما لزمهم السجود۔۔۔حتى لو دخل هذا السامع الخارج معهم فى الصلاة سقطت عنه السجدة التلاوة"

(طوالع الانوار ملتقطاً، ج 02، ح 02، ق 411-412، مخطوط)

اسی طرح سراج الوھاج میں ہے :

"لان الحجر ثبت فى حقهم بسبب الاقتداء فلا يعدوهم وهذا اذا لم يدخل معهم هذا السامع اما اذا دخل معهم سقطت عنه"

(السراج الوھاج، ج01، ق201، مخطوط)

(۳)بہار شریعت کے مسئلے میں کتابت کی غلطی ہے اس کا سب سے واضح ثبوت یہ ہے کہ "فاروقیہ بکڈپو دہلی" سے شائع ہونے والی بہار شریعت میں یہ مسئلہ درست اور درمختار کے عین مطابق لکھا گیا ہے چنانچہ اس نسخے کا عکس ملاحظہ کریں:

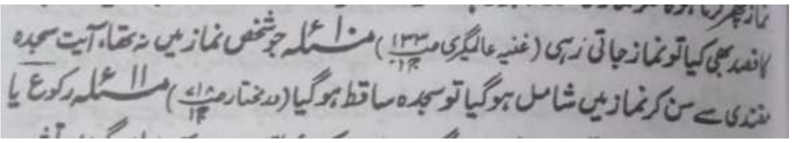
کا قصد بھی کیا تو نماز جاتی رہی (غنیہ عالمگیری) مسئلہ ۱۰: جو شخص نماز میں نہ تھا، آیت سجدہ
مقتدی سے سن کر نماز میں شامل ہو گیا تو سجدہ ساقط ہو گیا (درمختار) مسئلہ ۱۱: رکوع یا

نسخے کا سرورق:

لہذا اس سے دیگر نسخوں کے کاتبین کی غلطی واضح ہو جاتی ہے۔ شاید یوں ہوا ہو کہ ایک کاتب سے ابتداءً غلطی ہوئی اور باقی کاتبین اسی غلط کتابت والے نسخے سے نقل کرتے رہے، لہذا تمام مطابع کو اس مسئلے کی تصحیح کرکے درست مسئلہ شائع کرنا چاہیے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0504

تاریخ اجراء: 29رجب المرجب1446ھ/30جنوری2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net